عقائد

صحابہ رضی اللہ عنہ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزم عشاق

ادارہ نجم الھدی جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ نیو پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد
0300-6661755

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم اما بعد

فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اصحاب محبوب کریم ﷺ کو محبوب ﷺ کی صحبت وخدمت کے لئے منتخب فرمایا اور ان کو رشد وہدایت کا مرکز بنایا۔ ان کی تابعداری پر رضا کا پروانہ عطا فرمایا اور ان کی شخصیات اور نظریات کے مخالف پر غیر اسلامی حرکت کا فرمان صادر فرمایا۔ درج ذیل آیات قرآنیہ سے یہ بات ثابت ہے۔ غور فرمائیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ واذا قیل لهم امنوا کما امن الناس قالوا انؤمن کما امن السفهاء الاانهم هم السفهاء ولکن لا یعلمون اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسے (اور) لوگ ایمان لائے (تو) کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جس طرح بے وقوف ایمان لائے۔ سن لو یقیناً وہی بے وقوف ہیں مگر وہ نہیں جانتے۔ الناس (لوگ) سے مراد اصحاب النبی ﷺ ہیں۔ مہاجرین اور انصار صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہیں (تفسیر مظہری، خازن)۔

لھم ھم ضمیر کا مرجع منافقین ہیں یا یہودی مراد ہیں۔ لھم سے مراد منافقین ہیں اور الناس سے مراد محبوب ﷺ کے صحابہ ہیں۔ یعنی جب منافقین (ظاہری طور پر مسلمان اور اندر سے کافر) اور یہودیوں سے کہا جاتا ہے کہ اس طرح ایمان لاؤ جیسے کے صحابہ ایمان لائے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی ایمان لائے تو منافق اور یہودی جواب دیتے ہیں کہ ہم اس طرح ایمان لائیں جیسے یہ بے وقوف (صحابہ) ایمان لائے۔ ای لا نفعل کفعلهم یعنی ہم صحابہ والے کام نہیں کرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی شخصیات اور نظریات کے منکرین کا یوں رد فرمایا کہ خبردار یقیناً وہی بے وقوف ہیں بے علم ہیں جاہل ہیں اور بے خبر ہیں۔

اس آیت کریمہ سے چند مسائل ثابت ہوئے۔

☆ صحابہ کا ایمان اتنا کھرا اور کامل و اکمل ہے کہ اوروں کو بھی حکم ہو رہا ہے کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح صحابہ ایمان لائے مگر منافق اور یہودی اس پر عمل نہیں کرتے۔

☆ صحابہ کے عقائد اور افعال وکردار اتنا برحق ہیں کہ اوروں کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان کے عقائد اور افعال کو اپناؤ مگر منافق اور یہودی صحابہ کے نظریات اور کاموں سے منہ موڑتے ہیں۔

☆ صحابہ کو ان کے عقائد، نظریات اور اعمال کے پیش نظر سب وتبرا کرنا، گالی دینا، ان کو بے وقوف کہنا، منافقوں اور یہودیوں کا طریقہ ہے۔

☆ صحابہ کی شخصیات اور نظریات کا منکر بظاہر کتنا پڑھا لکھا ہو مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ بے وقوف ہے، بے علم ہے جاہل اور اجہل ہے۔ عقلمند اور صاحب علم وہی ہے جو صحابہ کی شخصیات اور ان کے نظریات کو برحق مانے۔

عقائد صحابہ رضی اللہ عنہم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعو ھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضو عنه واعدلھم جنت تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا ذالك الفوز العظیم اورسب میں اگلے' پہلے مہاجراورانصار (صحابہ) اورجو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اوروہ اللہ سے راضی اوران کے لئے باغ تیار کرر کھے ہیں جن کے نیچے نہریں ہیں' ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے' یہی بڑی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ثابت ہوا کہ سابقین اولین (صحابہ) مہاجرین اور انصار اور قیامت تک ان کے سچے پکے تابع فرمان سے پروردگار راضی ہے۔خود اللہ تعالیٰ صحابہ کے تابع فرمان سے راضی ہوکر ان کی رضا کا طالب ہے اوران کے لئے جنت کے باغ تیار کئے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اورصحابہ کی تابع فرمانی میں بڑی کامیابی ہے۔اللہ تعالیٰ صحابہ کے عقائد و نظریات کا تابعدار بنائے۔

☆ لیغیظ بھم الکفار تاکہ ان (صحابہ) سے کافروں کے دل جلیں۔صحابہ کی شخصیات اور نظریات سے کافروں کے دل جلتے ہیں مومنوں کے دل اور جگر ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

☆ محبوب کریم ﷺ سے مروی ہے۔اصحابی کالنجوم فبائھم اقتدیتم اھتدیتم میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم جس کی اتباع کرو گے ہدایت پا جاؤ گے (مشکوٰۃ شریف)۔

☆ وقال ابن الربیع والسیوطی اخرجه ابن ماجه .... ویوره حدیث مسلم ۔مالک دوجہاں ﷺ نے فرمایا میرا طریقہ لازم پکڑنا' اور خلفاء راشدین کا طریقہ لازم پکڑنا۔

☆ محبوب دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا۔نجات پانے والی جنتی جماعت وہ ہوگی جو میرے اور میرے صحابہ کی تابع فرمان ہوگی۔

ثابت ہوا کہ نظریات اوراعمال صحابہ کی اتباع میں ہدایت ہے ورنہ ضلالت (گمراہی) ہے۔ منکرین وگستاخان صحابہ دوقسم کے ہیں۔پہلے وہ جو صحابہ کی شخصیات کے منکر ہیں۔صحابہ کا نام لے کر ان کو کافراورمنافق کہنے والے مثلاً ملا محمد باقر مجلسی رافضی شیعہ نے لکھا۔(نقل کفر' کفر نباشد) ''ہیچ عاقل راجمال آں ہست کہ شک کند در کفر عمر و کفر کسیکہ عمر را مسلمان داندہ'' (جلاء العیون) (العیاذ باللہ)۔نیز اسی نے مزید لکھا۔''پس لعنت خدا ورسول برایشاں بارو بر ہر کہ ایشاں را مسلمان داندہ ہر کہ درلعن ایشاں توقف نماید'' (جلاء العیون) (العیاذ باللہ)۔

دوسرے وہ جو صحابہ کے عقائد ونظریات اوراعمال پر کفروشرک اور بدعت (گمراہی) کا فتویٰ لگانے والے۔صحابہ کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہیں مگر ان کے نظریات اوراعمال کونہیں مانتے یہ

پہلی قسم سے زیادہ خطرناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں سے محفوظ رکھے۔ اب صحابہ کے کچھ نظریات و اعمال بدلائل پیش کرتا ہوں۔ پڑھ کر خود سوچیں کہ صحابہ کے تابع فرمان کون ہیں اور صحابہ کے مخالف کون ہیں؟

تعظیم محبوب کریم ﷺ

☆ صحابہ تمام فرائض سے اہم فرض محبوب دو جہاں ﷺ کی تعظیم وتکریم، ادب واحترام کو جانتے تھے۔

☆ شاہ خوباں ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی گود میں سلایا اور نماز عصر فریضہ خداوندی کو محبوب ﷺ کی نیند و آرام پر نثار کر دیا۔ بیدار نہیں کیا۔ اہم فریضہ نماز عصر کو محبوب کے آرام پر قربان کر دیا اور محبوب کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللھم ان علی فی طاعتك یااللہ علی تو تیری اطاعت میں تھا (امام طحاوی اور امام قاضی عیاض نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)۔

☆ نماز عصر فرض ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو نماز عصر قربان کی۔ نماز عصر سے اہم فرض حفاظت جان ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تو راحت دو جہاں ﷺ کی نیند پر غار ثور میں جان سانپ اور زہر کے حوالے کر دی مگر محبوب کریم ﷺ کو نہ اٹھایا نہ جگایا۔

مولا علی نے واری تیری نیند پہ نماز
اور وہ بھی عصر جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان اس پر دے چکے
اور حفظ جان تو جان فروض غرر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروغ ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

☆ عروہ نے کہا۔ اللہ کی قسم حضور ﷺ نے جب بھی لعاب دہن ڈالا تو صحابہ رضی اللہ عنہم اسے اپنی ہتھیلیوں میں لے کر اپنے چہروں اور بدن پر ملتے۔ جب محبوب کریم ﷺ حکم فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ جلدی سے اس پر عمل کرتے۔ جب محبوب کریم ﷺ وضو فرماتے تو استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے کٹ مرنے کو تیار ہو جاتے اور جب آپ کلام فرماتے تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے اور تیز نگاہ سے محبوب ﷺ کو نہ دیکھتے۔ تعظیم حبیب ﷺ کے پیش نظر عروہ جب واپس اپنوں میں آئے تو کہا۔ اے قوم! اللہ کی قسم میں بصورت وفد کسیٰ، قیصر اور نجاشی کے پاس گیا۔ کسی بادشاہ کے ماننے والے اپنے بادشاہ کی تعظیم اتنی نہیں کرتے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے آقا و مولنا حضرت محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں (بخاری شریف)۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ سے واپس حدیبیہ آئے تو صحابہ نے کہا۔ اے عثمان کیا تو نے بیت اللہ کا طواف کیا؟ ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا' تم نے برا گمان کیا۔ اللہ کی قسم اگر میں ایک سال بھی بیت اللہ رہتا اور محبوب ﷺ حدیبیہ میں رہتے تو میں طواف نہ کرتا۔ جب تک حضور ﷺ طواف نہ کرتے۔ قریش نے کہا طواف کر لے (اور احرام کی پابندیوں سے فارغ ہو جا) تو میں نے انکار کر دیا۔ اس پر مسلمانوں نے کہا کہ حضور ﷺ ہم سے (اعلم باللہ ہیں۔ رحمت دوجہاں ﷺ نے فرما دیا تھا کہ عثمان طواف نہیں کرے گا) اور ہم سے بہتر ظن والے ہیں۔

دوستو! مقام غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی تمام نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً درمیانی نماز (عصر) کی زیادہ حفاظت کرو۔ قضا نہ ہونے دینا۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرض نماز عصر سے محبوب ﷺ کی عزت وعظمت اور آرام کو اہم فرض سمجھا۔ اسی لئے عصر کو رحمت دوجہاں ﷺ کے آرام پر قربان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ یعنی اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ مگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس حکم خداوندی سے اہم حکم خداوندی محبوب کریم ﷺ کے ادب' آرام اور تعظیم کو جانا۔ لہذا جسم کو سانپ کے حوالے کر دیا' اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ مگر راحت جاں ﷺ کی تعظیم و آرام میں فرق نہ آنے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ واتمو الحج والعمرۃ للہ حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بموقع حدیبیہ عمرہ کے احرام کے ساتھ بیت اللہ گئے۔ کفار ومشرکین نے کہا۔ اے عثمان عمرہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے عمرہ کرو۔ مگر جامع القرآن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس حکم سے ناموس مصطفےٰ ﷺ کے تحفظ والے حکم کو مقدم سمجھا۔ عمرہ حضور ﷺ کی عزت پر قربان کر دیا۔ میں حضور ﷺ کے بغیر عمرہ نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے وتعزروہ توقروہ کو وتسجوٗہ بکرۃ واصیلا سے پہلے بیان فرمایا۔ لہذا تعظیم محبوب کریم ﷺ مقدم ہے عبادات مولیٰ پر اور اسی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ (اھکذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کمامر)

یارسول اللہ ﷺ

☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کو یا سے پکارتے تھے۔ جان کائنات ﷺ کے استقبال کی خوشی میں اہل مدینہ نے جلوس نکالا اور راستہ میں یہ آواز بلند پکارتے تھے یارسول اللہ۔ فصعد الرجال والنساء فوق البیوت وتفرق العلمان والخدم فی الطریق یتنادون یامحمد یارسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ پس مرد اور عورتیں گھروں کی چھت پر چڑھ گئے۔ غلام اور خادم رستوں میں پھیل گئے اور بآواز

بلند پکارتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ (مسلم شریف)

اہل مدینہ صحابہ ہر راستہ میں یا رسول کہہ رہے تھے۔ اگر محبوب ﷺ ہر راستہ میں تھے تو حاضر ناظر ثابت اور اگر محبوب ﷺ بظاہر ایک راستہ میں تھے تو جس راستہ میں حضور بجسدہ العنصری نہ تھے تو وہاں بھی صحابہ یا رسول اللہ کا نعرہ لگا رہے تھے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے دکھ درد دور کرنے کے لئے رحمت دو جہاں ﷺ کو یا سے پکارا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دکھ درد کے وقت راحت جاں ﷺ کو یا سے پکارا (بخاری شریف)۔

☆ حضرت راجز نے (دور سے) محبوب کریم ﷺ کو مدد کے لئے یا سے پکارا اور آپ ﷺ نے ان کی مدد کی۔

شاہ خوباں ﷺ نے فرمایا۔ رجز یستصرخنی اغثنی یارسول الله یعنی یہ راجز ہے مجھ سے مدد مانگ رہا ہے اور کہتا ہے اغثنی یا رسول اللہ ﷺ یعنی اللہ کے رسول میری مدد کریں (طبرانی، بیہقی، زرقانی)۔

☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ نے مسیلمہ کذاب کی جنگ میں خاص اسلامی نعرہ مارا اور محبوب کریم ﷺ کو یا سے پکارا۔ محبوب ﷺ کے وصال کے بعد اور مدینہ منورہ سے دور صحابہ نے یہ نعرہ رسالت لگایا۔ وکان شعارهم یومئذ یامحمداه (البدایه والنهایه)۔ اس دن مسلمانوں کا علامی نعرہ محبوب دو جہاں ﷺ کو پکارنا تھا۔

☆ اور نماز میں مدینہ منورہ سے دور رہ کر اور محبوب کبریاء ﷺ کے وصال کے بعد بھی صحابہ پڑھتے تھے السلام علیك ایهاالنبی 'ایهاالنبی ندا ہے۔

اہل مدینہ راحت جاں ﷺ کو یا سے پکاریں۔ محبوب ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن عباس حصور ﷺ کو یا سے پکاریں۔ حضرت عبداللہ بن عمر صحابی حضور کو یا سے پکاریں' حضرت راجز حضور کو یا سے پکاریں' حضرت خالد بن ولید صحابی سیف اللہ حضور کو یا سے پکاریں۔ اب اگر کچھ لوگ محبوب کریم ﷺ کو یا سے نہ پکاریں بلکہ منع کریں حرام' بدعت' ضلالت اور شرک قرار دیں' تو یہ لوگ صحابہ کے عقائد و نظریات کے مخالف ہو کر گستاخ صحابہ ہوئے یا نہ؟

انگوٹھے چومنا

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ نے رحمت دو جہاں ﷺ کا نام سن کر انگوٹھے چومے۔ اب یہ لوگ محبوب کبریاء ﷺ کا نام سن کر انگوٹھے چومنے کو ناجائز' حرام اور بدعت کہتے ہیں وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہیں۔

عبد مصطفےٰ ﷺ

☆ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو عبد کوئے مصطفےٰ ﷺ بتایا۔ مثنوی روم میں ہے۔

گفت ماد و بندگان کوئے تو
کردمش آزاد ہم بر روئے تو

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو محبوب ﷺ کا عبد بتایا فکنت عبدہ وخادمہ (کنزل ایمان)۔ اب جو لوگ عبد النبی، عبد الرسول، عبد المصطفےٰ کے ناموں پر شرک کا فتوی دیتے ہیں وہ درحقیقت فاروق اعظم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہم کو مشرک کہہ کر گستاخ صحابہ بنتے ہیں۔

علم غیب

☆ حضرت سوادابن قارب کا عقیدہ کہ محبوب کبریاء ﷺ کل غیب جانتے ہیں۔ فاشهد ان الله لا رب غيره وانك مامون على كل غائب پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی رب نہیں اور (یارسول اللہ ﷺ) آپ ہر غیب پر مامون ہیں۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری، جلد ۱۸، صفحہ ۸)۔

مالک دوجہاں ﷺ نے یہ سن کر انکار نہ فرمایا بلکہ برقرار رکھا۔ تو اب جو لوگ محبوب دوجہاں ﷺ کے علم غیب کے منکر ہیں اور اس کو شرک کہتے ہیں تو وہ محبوب کریم ﷺ کے صحابی حضرت سوادابن قارب کے دشمن اور گستاخ ہیں۔

دعا بعد نماز جنازہ

☆ حضرت عبداللہ بن سلام صحابی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ سے نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت ملتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جنازہ سے رہ گئے تو فرمایا۔ ان سبقتمونى بالصلوة عليه فلاتسبقونى بالدعاء له اگر تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ پہلے پڑھ لیا تو ان کے لئے دعا میں پہل نہ کرو یعنی بعد جنازہ دعا میں مجھے شامل ہونے دو (مبسوط امام سرخسی)۔

اب جو شخص نماز جناہ کے بعد دعا کا منکر ہے اور اسے گمراہی اور حرام و ناجائز قرار دیتا ہے وہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن سلام اور دیگر صحابہ کا منکر اور گستاخ ہے۔

اذان اور درود وسلام

حضرت بلال رضی اللہ عنہ مؤذن، اذان کے بعد پڑھتے تھے۔ السلام عليك يارسول

الله (موطا امام مالک' درۃ الناصحین)۔

نورانیت وتوسل

شاہ خوباں ﷺ کی نورانیت توسل وسیلہ اور میلاد کے بارے میں صحابی رسول وعم رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا اعتقاد۔

☆ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آٹھ اشعار پڑھے' آخری شعر کا متن اور آٹھوں اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

وانت لما ولدت اشرقت ال
ارض و منارت بنورك الافق
فنحن فی فالك الضياء وفی
النور و سبل الرشاد تحترق

زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سائے میں خوشحال تھے اور نیز ودیعت گاہ میں جہاں (جنت کے درختوں کے) پتے اوپر تلے جوڑے جاتے تھے (یعنی آپ ﷺ صلب آدم علیہ السلام میں تھے اور ودیعت گاہ سے مراد بھی صلب ہے' جیسا کہ اس آیت میں مفسرین نے کہا) اس کے بعد آپ نے بلاد (یعنی زمین کی طرف نزول فرمایا اور آپ اس وقت نہ بشر تھے اور نہ مضغہ اور نہ علق بلکہ (صلب آباء میں) محض ایک مادہ مائیہ تھے کہ وہ کشتی (نوح) میں سوار تھا اور حالت یہ تھی کہ نسریت اور اس کے ماننے والوں کے لبوں تک طوفان پہنچ رہا تھا۔ وہ مادہ (اسی طرح واسطہ در واسطہ) ایک صلب سے دوسرے رحم تک نقل ہوتا رہا۔ جب ایک طرح کا عالم گزر جاتا تھا' دوسرا طبقہ ظاہر ہو جاتا تھا (یعنی یہ مادہ سلسلہ آباء کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں) آپ نے نار خلیل میں ورود فرمایا۔ چونکہ آپ ان کی صلب میں مخفی تھے تو وہ کیسے جلتے؟ یہاں تک آپ کا خاندانی شرف جو کہ آپ کی فضیلت پر شاہد ظاہر ہے اولاد خندف میں سے ایک ذرہ عالیہ جاگزیں ہوا جس کے تحت میں حلقے (یعنی دوسرے خاندان مثل درمیانی حلقوں کے) تھے اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کے راستوں کو قطع کر رہے ہیں (نشر الطیب' اشرف علی تھانوی)۔

اب جو محبوب کریم ﷺ کی نورانیت اور وسیلہ اور میلاد بیان کرنے کے منکر ہیں وہ حضرت عباس صحابی اور عم رسول ﷺ کے منکر اور گستاخ ہیں۔

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ محبوبان خدا سے توسل کے قائل تھے۔ اللهم اناكنا نتوسل اليك بنبينا صلى الله عليه وسلم فتسقينا وانا نتوسل اليك بعم نبينا

عقائد صحابہ رضی اللہ عنہم
فاسقنا قال فیسقون اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کا توسل کرتے تھے تو تو ہمیں بارش عطا فرماتا تھا اور اب ہم اپنے نبی کے چچا کا وسیلہ تیری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں، ہمیں بارش دے (رواہ البخاری)۔ اس طرح بارش سے سیراب کئے جاتے۔
اب جو لوگ محبوبان خدا کے وسیلہ کے قائل نہیں اور اس کو حرام و ناجائز کہتے ہیں وہ حضرت فاروق اعظم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن ہیں اور گستاخ ہیں کیونکہ کنا جمع کا لفظ ہے۔

غیب کی کل خبریں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اعتقاد تھا کہ مخبر صادق ﷺ ساری مخلوق کے سارے حالات جانتے ہیں۔ یقول (عمر) قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جان کائنات ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے اور ہمیں ابتدائے مخلوق سے حالات کی خبر دینی شروع کی یہاں تک کہ بہشتی بہشت میں اپنے مقامات میں داخل ہوئے اور دوزخی دوزخ میں اپنے مقامات میں داخل ہوئے (رواہ البخاری)۔
اس کے شرح میں محدثین نے لکھا ہے۔ یعنی حضور ﷺ نے (ہر چیز کی) ابتداء، گزران اور انجام سب سے آگاہ فرمایا (فتح الباری شرح بخاری)۔ قال الطیبی ولذالك انه اخبر عن جمیع احوال المخلوقات امام طیبی نے فرمایا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ محبوب دوجہاں ﷺ نے ساری مخلوق کے سارے حالات بیان فرمائے۔ اب جو لوگ محبوب ﷺ کو مخلوق کے کسی ذرہ سے بے علم اور بے خبر جانتے ہیں وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دشمن اور گستاخ ہیں اور نظریہ فاروقی کے منکر ہو کر بے دین ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ اعتقاد تھا کہ اللہ اور رسول اعلم ہیں (بہت علم والے ہیں) دونوں کے لئے ایک خبر اعلم بیان کرتے تھے۔ فرق نہ کرتے تھے، اللہ بھی اعلم حضور بھی اعلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے محبوب دوجہاں ﷺ سے عرض کیا۔ اللہ ورسولہ اعلم (بخاری شریف)۔ اب جو لوگ محبوب کبریاء ﷺ کے علم کی کمی بیان کرتے ہیں وہ گستاخ صحابہ اور عقائد ونظریات صحابہ رضی اللہ عنہم کے منکر ہو کر بے دین ہوئے۔

بے مثل آقا ﷺ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روح کائنات ﷺ کو بے مثل مانتے تھے۔ قالو انا لسنا کھیئتك یارسول اللہ یارسول اللہ ہم آپ کی مثل نہیں (بخاری شریف)۔ لم ارقبله وبعده مثله یعنی حضور جیسا نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں (مشکوۃ شریف)۔ اب جو لوگ بے مثل محبوب ﷺ سے مثلیت کا دعوی کرتے ہیں وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عقائد ونظریات کے منکر ہو کر بے دین ہوئے۔

بدعت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نظریہ تھا کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہوتی بلکہ کچھ بدعتیں اچھی بھی ہوتی ہیں۔کل بدعت ضلالته مخصوص عنه البعض ہے۔قال عمر نعم البدعته هذه سارا رمضان نماز تراویح جماعت سے پڑھنا اچھی بدعت سے اچھی ایجاد ہے۔اب جو لوگ ہر اچھی ایجاد پر گمراہی کا فتوی دیتے ہیں وہ حضرت کے دشمن ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نظریہ سے منہ موڑ کر بے دین ہوئے۔

دعائے مصطفےٰ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اعتقاد تھا کہ اللہ تعالیٰ محبوب کریم ﷺ کی ہر دعا تو کجا بلکہ دل کی خواہش بھی رد نہیں کرتا بلکہ محبوب ﷺ کے دل کی ہر خواہش کو جلدی پورا کرتا ہے۔ماارى ربك الايسارع فى هواك یعنی نہیں دیکھتی میں آپکے رب کو یا نہیں دیکھا جاتا آپ کا رب مگر اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ (یارسول اللہ) آپ کی خواہش پورا کرنے میں جلدی کرتا ہے۔محبوب دو جہاں ﷺ نے اس عقیدہ اور نظریہ کو سن کر انکار نہ کیا بلکہ برقرار رکھا۔اب جو لوگ یہ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا' رسول کی دعا بھی رد ہو جاتی ہے' نامنظور ہو جاتی ہے وہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے منکر اور گستاخ ہیں اور نظریہ سیدہ عائشہ کے منکر ہو کر بے دین ہوئے۔

ہاتھ پاؤں چومنا

صحابہ رضی اللہ عنہم رحمت دو جہاں ﷺ کے ہاتھوں اور قدموں کو چومتے تھے۔نتقبل يد رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجله ہم جان کائنات ﷺ کے ہاتھ پاؤں کو چومتے تھے (مشکوٰۃ شریف)۔اب جو لوگ ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے کے منکر ہیں وہ گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم اور بے دین ہیں۔

بے سایۂ بے عیب

حضرت عثمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہما محبوب دو جہاں ﷺ کو بے سایۂ مانتے تھے (روح البیان)۔اب جو لوگ جان کائنات ﷺ کو اپنے جیسا یا سایہ مانتے ہیں وہ حضرت عثمان اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دشمن ہیں اور نظریہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے منکر ہو کر بے دین ہیں۔حضرت حسان رضی اللہ عنہ محبوب دو جہاں ﷺ کو ہر عیب سے پاک مانتے تھے۔خلقت مبرأ من كل عيب كانك قد خلقت كماتشاء یارسول اللہ ﷺ! آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیئے گئے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی چاہت کے مطابق پیدا فرمایا۔اب جو لوگ حسن کامل ﷺ کی طرف کسی عیب اور کمی کی نسبت کرتے ہیں وہ پکے بے دین' مرتد واجب القتل ہیں۔ مندرجہ بالا دلائل کے پیش نظر وہ گروہ بے دین ہوئے۔(صحابہ سے بغض رکھنے والے اور صحابہ کا نام

استعمال کر کے تنظیمات قائم کرنے والے مگر عقائد سے روگرداں) سچے پکے اور کھرے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اور آل محمد ﷺ کو ماننے والے اہل سنت اور ان کے محب و متبع کامیاب وکامران ہوئے۔

بصارت

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اعتقاد تھا کہ محبوب دو جہاں ﷺ روشنی اور اندھیرے میں برابر دیکھتے تھے۔عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرى في الظلماء كما يرى في الضوء حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ محبوب کائنات ﷺ ہمیشہ روشنی اور اندھیرے میں برابر دیکھتے تھے (الخصائص کبریٰ)۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا اعتقاد تھا کہ محبوب کریم ﷺ رات اور دن میں برابر دیکھتے۔عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرى بالليل في الظلمة كما يرى بالنهار في الضوء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رحمت دو جہاں ﷺ ہمیشہ رات کی تاریکی میں اس طرح دیکھتے تھے جیسا کہ دن کی روشنی میں۔تو معلوم ہوا جو لوگ محبوب کریم ﷺ کی نظر کو اپنے دیکھنے پر قیاس کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے نظر نہیں آتا تھا۔وہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نظریے کے مخالف ہیں اور گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم ہو کر بے دین ہیں۔

باخبر نبی ﷺ

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اعتقاد تھا کہ محبوب دو جہاں ﷺ ہر شخص کے کل اعمال بھی جانتے ہیں اور ستاروں کی تعداد سے بھی باخبر ہیں۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے محبوب کائنات ﷺ سے پوچھا کہ آسمان کے تاروں کے برابر کسی کی نیکیاں ہیں؟ محبوب انسانیت ﷺ نے فرمایا۔وہ عمر کی نیکیاں ہیں۔تو میں نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں کہاں گئیں؟ فرمایا کہ عمر کی تمام نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی کے برابر ہیں (مشکوٰۃ شریف)۔

قدم بوسی، قبر بوسی

شاہ خوباں ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہم محبوب کریم ﷺ کے قدموں پر ہاتھ رکھتے تھے۔فوضعت يدي على قدميه پس میں نے آ کر رحمت جاں ﷺ کے دونوں قدموں پر ہاتھ رکھا (نسائی شریف)۔اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ قدموں پر ہاتھ رکھنے پر شرک کا فتویٰ دیتے ہیں وہ صحابہ کو مشرک کہہ کر خود بے دین ہوتے ہیں۔حضرت بلال مؤذن رسول وصحابی رسول رضی اللہ عنہ نے مزار اقدس پر منہ ملا۔فجعل يبكي عنده ويمرغ وجهه عليه حضرت بلال

مزار کے پاس روتے تھے اور مزار اقدس پر اپنا چہرہ ملتے رہتے۔ اب جو لوگ مزار کے بوسہ اور مزار پر منہ ملنے کو شرک اور گمراہی قرار دیتے ہیں وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مشرک اور گمراہ کہہ کر بے دین ہوئے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں پہلے میزبان نے مزار پر اپنا چہرہ ملا۔ واضعاوجهه على القبر حضرت (ابوایوب) نے اپنا چہرہ (منہ) مزار پر رکھ دیا۔ اب جو لوگ مزار پر چہرہ ملنے کو شرک کہتے ہیں اور اس کو قبر پرستی کہتے ہیں، وہ صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ پر شرک اور قبر پرستی کا فتوی دے کر خود بے دین بنتے ہیں۔ لہذا حب و اتباع صحابہ رضی اللہ عنہ رحمت اللہ اور بغض و عدم اتباع صحابہ رضی اللہ عنہ لعنت اللہ۔ اللہ تعالی منکرین عقائد صحابہ سے بچائے۔ سادہ لوح مسلمانو! منافقوں سے بچو اور سچے دل سے صحابہ و اہل بیت اطہار محبوب کریم ﷺ کے تابع فرمان بن جاؤ۔ وما علينا الا البلغ المبين۔

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)